News & Views

Khabr-o-Nazar

June 2009 جون، ۲۰۰۹

خبر و نظر

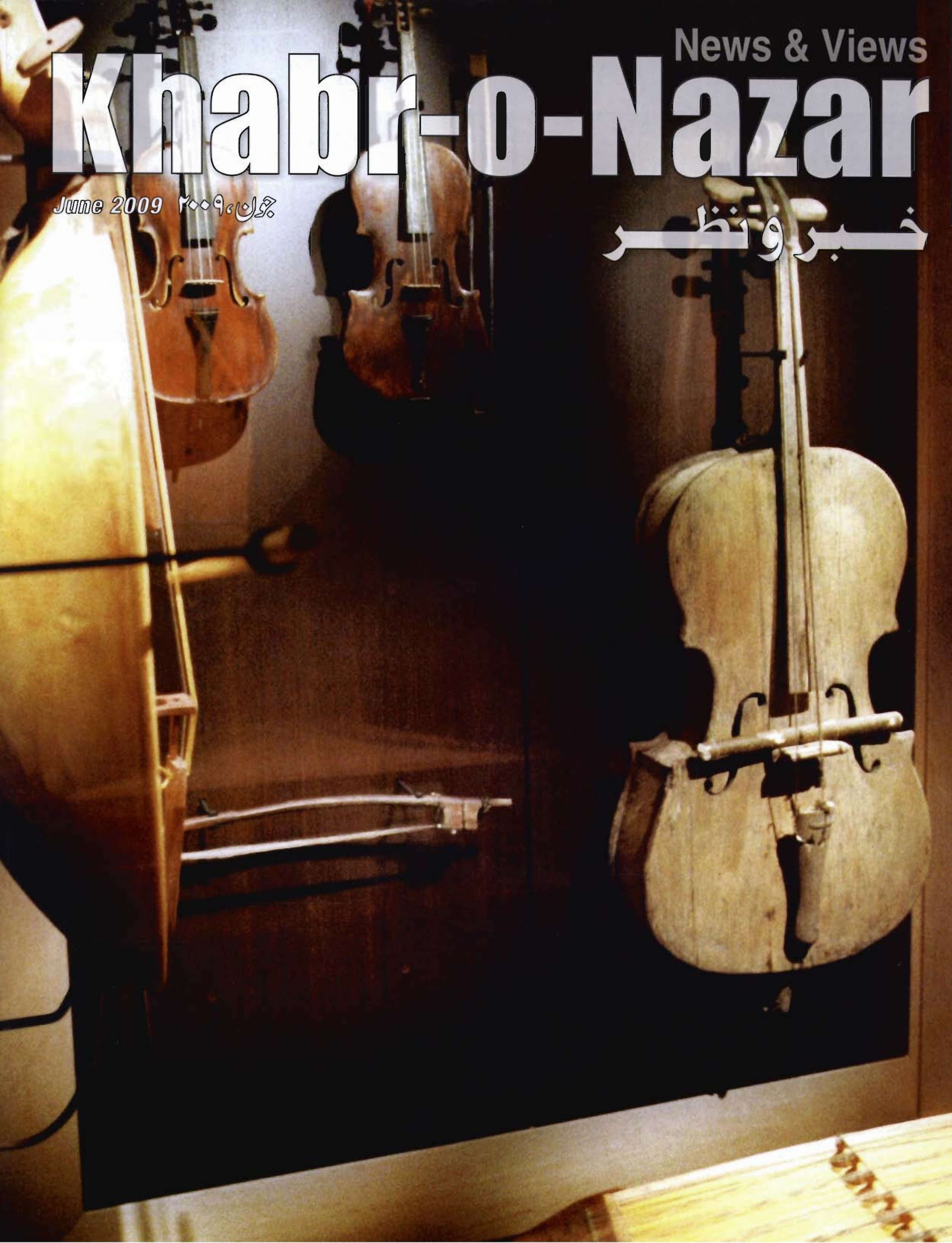

Table of Contents

فہرست مضامین

3	The Editor's Corner گوشۂ مدیر
4	Khabr Chat قارئین کی آراء
5	Looking for Answers جواب کی تلاش
6	Winning Articles انعام یافتہ مضامین
8	World Music Day عالمی یوم موسیقی
10	The Qawwali Influence قوالی کے اثرات
13	Song Writer Karim Salama Combines Muslim Faith and Country Music گیت نگار کریم سلامہ کے گیتوں میں مذہبی عقیدے اور لوک موسیقی کا امتزاج
16	"Unprecedented Cooperation" in Pakistan, Afghanistan Talks پاک افغان بات چیت میں بے مثال تعاون
19	U.S. Provides $110 Million in Emergency Aid to Pakistan پاکستان کے لئے امریکہ کی 110 ملین ڈالر کی ہنگامی امداد
23	Flag Day یوم پرچم
25	Launch of the Lahore Chapter of the Electrochemical Society الیکٹروکیمیکل سوسائٹی کی لاہور شاخ کا افتتاح
27	Earth Day Posters Depict Lahore and its Environment لاہور میرا شہر: یوم ارض کے موقع پر عکسی نمائش

Monthly Columns

ماھانہ کالمز

28	Sieze the Opportunity موقع سے فائدہ اُٹھایئے
32	Visit the 50 States امریکہ کی پچاس ریاستوں کی سیر
37	Book of the Month منتخب کتاب
38	One Success at a Time کامیابی کی داستان
40	Alumni Connect دیرینہ تعلق
41	Ask the Consul قونصل سے پوچھئے
43	Videography وڈیوگرافی

News & Views

Khabr-o-Nazar

خبر و نظر

Issue No:4 شمارہ نمبر: ۴

Editor-in-Chief
Lou Fintor
Press Attaché and
Country Information Officer
U.S. Embassy Islamabad

Managing Editor
Jeremiah Knight Assistant Information Officer
U.S. Embassy Islamabad

Cultural Editor
Leslie Philips
Assistant Cultural Affairs Officer
U.S. Embassy Islamabad

Published by
Public Affairs Section
Embassy of the
United States of America
Ramna-5, Diplomatic Enclave
Islamabad. Pakistan
Phone: 051-2080000
Fax: 051-2278607
Email: infoisb@state.gov
Website: http//islamabad.usembassy.gov

051-2080000
051-2278607

Designed by
Saeed Ahmed

Front Cover

Violins and cellos from Transylvania and Hungary are display at the Museum of Musical Instruments in Bruss Belgium, Aug. 3, 2000. The museum, which opened June, houses one of Europe's finest collections of antiq musical instruments. (AP Photo/Virginia Mayo)

زکے آلات موسیقی کے عجائب گھر میں ٹرانسلوانیا اور ہنگری کے وائلن اور سیلو نمائش
لئے رکھے گئے ہیں۔ یہ عجائب گھر یورپ کے قدیم آلات موسیقی کے بہترین ذخیرہ
طور پر جانا جاتا ہے (AP Photo/Virginia Mayo)

Back Cover

پس ورق

Mohammad Esaa Quadir, 43, repairs an Afgha traditional instrument "Rubab" in Kabul, Afghanista Saturday Dec.14, 2002. (AP Photo/Manish Swarup

سالہ محمد عیسیٰ قدیر کابل، افغانستان میں روایتی ساز رُباب کی مرمت کر رہا ہے

گوشۂ مدیر

the editor's corner

Dear Readers:

On the longest day of the year, musicians from all over the world perform free concerts at venues throughout the world in cities and towns celebrating the rich and diverse role that music plays in our global community. For the last 27 years, the world has celebrated World Music Day to pay homage to one of the most important art forms ever created. Music helps to express cultural identity, generational differences, religion, and even political ideals. This edition of Khabr-o-Nazar pays highlights music and its global and regional influence.

This month's Khabr-o-Nazar also features coverage of a historic meeting of the Presidents of the United States, Pakistan, and Afghanistan. The trilateral talks were hailed as a success in the development of regional security and economic development. Another important article describes U.S. Secretary of State Hilary Clinton's announcement of an additional $110 million from the American people to assist Pakistan's Internally Displaced Persons (IDPs).

In Khabr-o-Nazar's regular monthly column, we travel to the State of Georgia (the Peach State). Georgia's historical significance relates not only to the founding of America but also the role it played in the American Civil War. Today, it's diversity make it the perfect place for a visit when traveling to the United States. Meanwhile, two prestigious scholarship opportunities – the Hubert H. Humphrey Fellowship and the Fulbright Scholar Program are highlighted in our "Seize the Opportunity" column.

Finally, we'd like to say again how much we appreciate the overwhelming response of our readers to our new monthly "Question of the Month." Each month we receive numerous high quality essays – which makes the task of choosing winners all the more difficult. We hope that you will find this month's question challenging and will once again share your thoughts with us. As always, we look forward to reading your comments, suggestions and questions. Thank you for your continued support and feedback. Have a safe, pleasant, and enjoyable summer from all of us at Khabr-o-Nazar!

Lou Fintor
Editor-in-Chief and Press Attaché
US Embassy Islamabad
E-mail: infoisb@state.gov
Website: http//Islamabad.usembassy.gov

محترم قارئین :

سال کے طویل ترین دن، دنیا بھر کے موسیقار اور فنکار ہماری بین الاقوامی برادری میں موسیقی کے زبردست اور متنوع کردار کو اجاگر کرنے کے لئے مختلف شہروں اور قصبوں میں بلا قیمت اپنے فن کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ گزشتہ 27 برسوں سے دنیا "عالمی یوم موسیقی" کے موقع پر فنون لطیفہ کے اب تک تخلیق کئے گئے اہم ترین فن کو خراج تحسین پیش کرتی ہے۔ موسیقی سے ثقافتی شناخت، نئی و پرانی نسلوں کے درمیان فرق، مذہبی اور حتیٰ کہ سیاسی نظریات کے اظہار میں مدد ملتی ہے۔ "خبرونظر" کے زیر نظر شمارہ میں موسیقی اور اس کے عالمی اور علاقائی اثرات کا جائزہ لیا گیا ہے۔

رواں ماہ کے "خبرونظر" میں امریکہ، پاکستان اور افغانستان کے صدور کے درمیان تاریخی ملاقات کی رُوداد بھی پیش کی گئی ہے۔ سہ فریقی بات چیت کو علاقائی سلامتی اور اقتصادی ترقی کے پس منظر میں کامیابی قرار دیا جا رہا ہے۔ ایک اور اہم مضمون میں امریکی وزیر خارجہ ہیلری کلنٹن کے بیان جس میں اُنہوں نے امریکی قوم کی جانب سے پاکستان کو اندرون ملک بے گھر ہونے والے افراد کیلئے 110 ملین ڈالر کی اضافی امداد کا اعلان کیا ہے، کا ذکر کیا گیا ہے۔

"خبرونظر" کے ماہانہ کالم میں ہم ریاست جارجیا کا سفر کر رہے ہیں جو کہ آڑو کی ریاست کہلاتی ہے۔ جارجیا کی تاریخی اہمیت نہ صرف امریکہ کے قیام کی وجہ سے ہے بلکہ اس لئے بھی یہ ریاست امریکی خانہ جنگی میں اپنے کردار کے باعث بھی اہم تصور کی جاتی ہے۔ آج یہ ریاست اپنے تنوع کے سبب امریکہ کی سیاحت کیلئے بہترین مقام سمجھی جاتی ہے۔ دریں اثناء دو ممتاز وظائف کے مواقع۔ دی ہیوبرٹ ہمفرے فیلوشپ اور فل برائیٹ اسکالر پروگرام بھی "موقع سے فائدہ اُٹھایئے" کے کالم میں اجاگر کئے گئے ہیں۔

آخر میں ہم یہ ایک بار پھر کہنا چاہئیں گے کہ ہم اپنے نئے ماہانہ کالم "اس ماہ کا سوال" کے حوالے سے قارئین کے جوابات کے انبار کو کتنا سراہتے ہیں۔ ہر ماہ ہمیں لاتعداد اعلیٰ اور معیاری مضامین موصول ہوتے ہیں، جس کی وجہ سے ہمارے لئے انعام یافتہ مضامین کے انتخاب کا مرحلہ مشکل تر ہو گیا ہے۔ ہم امید کرتے ہیں آپ رواں ماہ کے سوال کو بھی ایک چیلنج تصور کریں گے اور ہمیں اپنے خیالات سے آگاہ کریں گے۔ ہمیشہ کی طرح ہم آپ کی آراء، تجاویز اور سوالات کے منتظر رہیں گے۔ ہم آپ کے مسلسل تعاون اور تبصروں پر آپ کے مشکور ہیں۔ "خبرونظر" کا ادارتی عملہ آپ کیلئے عافیت سے بھرپور خوشگوار اور پُرلطف موسم گرما گزارنے کی نیک تمناؤں کا اظہار کرتا ہے۔

لو فنٹر
ایڈیٹر انچیف و پریس اتاشی
سفارتخانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ، اسلام آباد
ای میل: infoisb@state.gov
ویب سائٹ: http//Islamabad.usembassy.gov

Khabr Chat

قارئین کی آراء

"Responses from our readers"

Please accept my congratulation on publishing the first complete apolitical edition of Khabr-o-Nazar. It was a surprise for me to see articles on soft but very interesting themes such as the World Tuberculosis Day, climate change, Earth Day and Arbor Day. In the last few months, you have totally changed the outlook of this magazine; in fact, you transformed it into an entirely different product. I was stunned as soon as I opened the envelope, and saw the title of your magazine. The scenic beauty of the Yosemite National Park made the title-page so elegant. The article, 'Visit the 50 States' is the best article of the magazine, as it took me into trance at once. The gorgeous picture of Water Gap of Delaware looked like a scene of some ethereal paradise. I had no idea about the Arbor Day before; this was the first time that I read a motivating essay on this subject. Once again thank you for publishing such a fabulous magazine.

Khalil Hussain, Karachi

براہِ مہربانی خبر ونظر کا پہلا مکمل غیر سیاسی شمارہ شائع کرنے پر میری طرف سے مبارک باد قبول کریں۔ مجھے تپ دق، موسمیاتی تبدیلی، یوم ارض اور یوم آر بر ایسے نرم مگر دلچسپ موضوعات پر مضامین دیکھ کر حیرانی ہوئی۔ گزشتہ چند ماہ کے دوران آپ نے اس رسالہ کی ہیئت مکمل طور پر تبدیل کر کے رکھ دی ہے۔ درحقیقت آپ نے اس کو ایک یکسر مختلف شے بنادیا ہے۔ جوں ہی میں نے لفافہ کھولا تو میں رسالہ کا سرورق دیکھ کر حیران رہ گیا ۔سرورق پر یوزمائیٹ نیشنل پارک کے دلآویز حسن نے مجھے اپنے سحر میں لے لیا۔ پچاس ریاستوں کی سیر رسالہ کا بہترین مضمون تھا اور اس نے مجھ پر جادو کر دیا۔ واٹر گیپ آف ڈیلاویئر کی شاندار تصویر فردوس بریں کا کوئی منظر معلوم ہوتا تھا۔ مجھے آربر ڈے کے بارے میں کچھ علم نہ تھا۔ پہلی مرتبہ میں نے اس موضوع پر ایک متاثر کن مضمون پڑھا۔ اتنا زبردست میگزین شائع کرنے پر میں آپ کا ایک بار پھر مشکور ہوں۔

خلیل حسین، کراچی

I recently got a chance of reading your magazine "Khabr-o-Nazar" at my friend's office. All the articles were skillfully written, and full of sound and useful information. I look forward to read the next issue of Khabr-o-Nazar. I appreciate your clearly edited and thought-provoking magazine.

I would like to take this opportunity to express my heartfelt and sincere appreciation for your magazine "Khabr-o-Nazar." You deserve this admiration for your commitment to disseminating such vital information in the masses.

Arbeela Hussain Ali, via email

مجھے حال ہی میں ایک دوست کے دفتر میں آپ کا میگزین خبر ونظر پڑھنے کا موقع ملا۔ اس کے تمام مضامین نہایت مشاقی سے قلمبند کئے گئے تھے اور ٹھوس اور مفید معلومات سے مزین تھے۔ میں خبر ونظر کا اگلا شمارہ پڑھنے کا منتظر ہوں۔ میں آپ کے واضح طور پر تدوین شدہ اور فکر انگیز جریدہ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

میں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ کے میگزین خبر ونظر کی اشاعت پر دلی مبارکباد بھی پیش کرتا ہوں۔ اتنی اہم معلومات لوگوں میں پھیلانے کے عزم پر آپ تعریف کے مستحق ہیں۔

اربیلا حسین علی، بذریعہ ای میل

Thank you very much for regularly sending me your Magazine "Khabr-o-Nazar."It is really a good magazine with much information. I would like to suggest you to kindly publish articles on trade and business. For example, how can we develop business relations to boost export of different Pakistan products?

Sh. Mohammed Saleem, Sialkot

مجھے خبر ونظر باقاعدگی کے ساتھ ارسال کرنے کا شکریہ قبول کریں۔ یہ واقعتاً ایک اچھا رسالہ ہے جس میں بہت اطلاعات ہوتی ہیں۔ میں یہ تجویز پیش کرنا چاہوں گا کہ آپ اپنے رسالہ میں ٹریڈ اور بزنس کے بارے میں بھی مضامین شائع کیا کریں۔ مثال کے طور پر ہم اپنے تجارتی تعلقات کو کس طرح بڑھا کر پاکستان کی مختلف مصنوعات کی برآمد کو فروغ دے سکتے ہیں؟

شیخ محمد سلیم، سیالکوٹ

Khabr-o-nazar has significant importance owing to its Urdu-English composition, excellent design, and special articles on Pak-U.S. relations. We can say that this magazine is serving the cause of mutual understanding and bringing people of both countries together. All articles are praiseworthy, particularly the 'Visit the 50 States', 'Ask the Consul' and 'Seize The Opportunity.' In the end, I would like to suggest you to publish articles on Islamic history, culture and architecture in this magazine.

Mohammad .Ishtiaq, Sargodha

خبر ونظر اپنی اردو و انگریزی تحریروں، شاندار ڈیزائن اور پاک امریکہ تعلقات ایسے موضوعات کے باعث ایک نمایاں اہمیت کا حامل ہے۔ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ رسالہ ایک دوسرے کو سمجھنے اور دونوں ملکوں کے عوام کو ایک دوسرے کے قریب لانے کے مقصد کے حصول میں اپنا کردار ادا کر رہا ہے۔ تمام مضامین قابل تعریف تھے خصوصاً پچاس ریاستوں کی سیر، قونصل سے پوچھیئے اور موقع سے فائدہ اُٹھایئے۔ آخر میں، میں یہ تجویز پیش کروں گا کہ اپنے رسالہ میں اسلامی تاریخ، تہذیب اور فن تعمیر کے بارے میں بھی مضامین شائع کریں۔

محمد اشتیاق، سرگودھا

جواب کی تلاش

Looking for Answers

"Looking for answers" gives our readers a voice to comment and share their views on myriad topics that are shaping our world. Each edition of "Looking for Answers" poses a question to you (our readers) and invites you to share your thoughts with us in short essay form. All submissions will be reviewed by the Public Affairs Section of the U.S. Embassy. Two "monthly winners" will be chosen and have their essays published in the subsequent edition of Khabr-o-Nazar. Winners will also receive a prize from the Public Affairs Section. Along with the two monthly winners, three "Honorable mentions" will receive certificates.

The following are the official guidelines for essay submissions:

- Essays should not exceed 250 words
- All essay submissions must be sent electronically to infoisb@state.gov or via mail
- All essays must focus on the question presented in the most current edition of "Looking for Answers"
- Deadline for submission of essays is the 25th of every month.
- All submissions must include the submitter's complete name, telephone number and home or work address.
- Essays will be published in the forthcoming editions of Khabr-o-Nazar.
- Winner will receive a prize mailed to their indicated address.

"جواب کی تلاش" ہمارے قارئین کواُن مختلف موضوعات پر تبصرہ اوراپنی آراء میں شریک کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے جو ہماری دنیا کی صورت گری کرتے ہیں۔ ہر شمارہ میں ہم اپنے قارئین سے ایک سوال کرتے ہیں تاکہ وہ ایک مختصر مضمون کی شکل میں اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ موصول ہونے والے تمام مضامین کا امریکی سفارتخانہ کا شعبہ امور عامہ کا عملہ جائزہ لے گا۔ ہر ماہ دو جیتنے والے مضمون نگاروں کا انتخاب کیا جائے گا اور خبرونظر کے آئندہ شمارہ میں ان کی فکری کاوش شائع کی جائے گی۔ جیتنے والوں کو شعبہ امور عامہ کی جانب سے ایک انعام دیا جائے گا۔ دو منتخب مضامین کے علاوہ مزید تین قابل ذکر مضامین کا بھی تذکرہ کیا جائے گا اور انہیں اسناد دی جائیں گی۔

مضامین بھیجنے کے درج ذیل قواعد وضوابط ہیں:

- مضمون اڑھائی سو الفاظ سے زیادہ طویل نہیں ہونا چاہیئے۔
- تمام مضامین ای میل کے ذریعہ infoisb@state.gov یا بذریعہ ڈاک بھیجے جا سکتے ہیں۔
- تمام مضامین تازہ ترین شمارہ میں پوچھے گئے سوال کو مدنظر رکھ کر تحریر کئے جائیں۔
- مضمون موصول ہونے کی آخری تاریخ ہر مہینے کی 25 تاریخ ہے۔
- تمام مضامین کے ساتھ مضمون نگار کا پورا نام، ٹیلی فون نمبر اور گھر یا دفتر کا پتہ درج ہونا ضروری ہے۔
- مضامین خبرونظر کے آئندہ شماروں میں شائع کئے جائیں گے۔
- کامیاب مضمون نگار کو دیئے گئے پتے پر انعام بذریعہ ڈاک بھیجا جائے گا۔

Question of the Month

Who is/are your favorite Pakistani musician(s) and what affect has this person or group had on Pakistani Culture?

اس ماہ کا سوال

آپ کا پسندیدہ پاکستانی موسیقار کون ہے
اوراس شخصیت یا گروپ نے پاکستانی ثقافت
کو کس طرح متاثر کیا ہے؟

Winning Article

What are the main issues/challenges facing Pakistani women in the 21st century?

By Amir Aziz, Lahore

The main and the most serious challenge to the womenfolk of Pakistan is the erroneous and self-styled interpretation of religious laws. Another major issue is ill-treatment of women by means of ethnic, tribal or communal customs and traditions in the garb of religion.

An equally significant issue for the Pakistani woman is the denial of identity and personality by man folk. It is essential to recognize women as an institution, and as an embodiment of compassion and feelings. Unless the status of Pakistani woman is not recognized as equal to man, she will remain an instrument of joy, or an alien of some far-away planet that is just like a zombie without any feeling or thoughts. Such incarnation doesn't have any sentiments, or any desire.

One more challenge for the Pakistani womenfolk is the denial of freedom and independence. Women are not allowed to maintain an opinion on any issue, and if there is some freedom to enjoy in having a personal point of view in some cases, no one is ready to pay heed to her. All her problems originate from this lack of freedom of expression. Only this free will can liberate her from all repressions.

Finally, a dilemma that female Pakistanis currently face is the linkage to her male counterpart. The ever-prevailing presence of some male member of the family poses a big challenge for woman. Pakistani women also face several other issues including lack of education, no access to healthcare, social inequality, and menace of dowry, mental torture and physical abuse. The solution of all these problems is directly related to strengthening of democratic, legal, social institutions, and a vibrant role of the civil society.

تحریر: عامر عزیز، لاہور

اکیسویں صدی میں پاکستانی عورتوں کو جو سب سے بڑا اور خطرناک چیلنج درپیش ہے وہ مذہبی قوانین کی غلط اور من مانی تعبیر ہے۔ برادری، قبائل یا قوم کے رواج کو مذہب کا لبادہ اُڑھا کر عورتوں کے ساتھ ناروا سلوک بھی ایک بڑا مسئلہ ہے۔

پاکستانی معاشرہ میں عورتوں کو ایک اور بڑا چیلنج ان کی ذات کی نفی ہے۔ عورت کے وجود کو بحیثیت ایک ادارہ اور بحیثیت ایک ایسے وجود کے جس کے رگ و ریشہ میں انسانی خون دوڑتا ہے۔ اور جس کے دل و دماغ میں انسانی جذبات و احساسات موجود ہیں اس کا شعور دلوانا۔ جب تک پاکستانی عورت کے وجود کو ایک مرد کے وجود کی طرح تسلیم نہیں کیا جاتا، اس کی حیثیت معاشرہ میں ایک ایسی ہستی کی سی رہے گی جو یا تو محض سامان تعیش ہے یا پھر کسی دوسری دنیا کی مخلوق جو کہ زندہ لاش ہے۔ جس کے جسم میں جان نہیں اور جس کے دل میں کوئی ارمان، کوئی خواہش نہیں۔

پاکستانی عورتوں کا دوسرا بڑا مسئلہ آزادی اظہارِ رائے ہے۔ عورت کی اول تو کوئی رائے نہیں ہوتی اگر کہیں یہ رواج ہے بھی محض صدا بصحرا کی مانند۔ عورتوں کی آزادی رائے چھن جانے کی وجہ سے ہی ان کے دیگر مسائل نے جنم لیا ہے۔ پاکستانی عورت کے لب آزاد کرنا ہی اس کی نجات کا ذریعہ ہے۔

ایک اور اہم چیلنج جو عورتوں کا درپیش ہے وہ پاکستانی معاشرہ میں عورت کے وجود کو مرد کے وجود کے ساتھ منسلک کرنا ہے اور ایک عورت کے لئے ہر وقت ایک مرد کی موجودگی بھی عورت کے لئے چیلنج کی حیثیت رکھتی ہے۔ پاکستانی عورت کو تعلیم، صحت، معاشرتی درجہ بندی، جہیز کی لعنت اور جسمانی و ذہنی تشدد کا بھی سامنا ہے۔ ان تمام مسائل کا حل جمہوری، قانونی، معاشرتی اور معاشی اداروں کی مضبوطی اور سول سوسائٹی کے کردار پر منحصر ہے۔

Winning Article

اکیسویں صدی میں پاکستان کی خواتین

کو کن بنیادی مسائل/چیلنجوں کا سامنا ھے؟

By: Muhammad Sajid-us-Salam,
Bahawalpur

تحریر: محمد ساجد السلام، بہاولپور

Male dominant societies are accepting gradually the importance of the role of women in reshaping the world. Pakistani society is one of these luckily.

Pakistani females are serving efficiently in different disciplines like Education, Heath, Law, Police, Armed-Forces, Politics, Agriculture, Social Sector etc side by side men, even then they are facing a number of problems like poor health, low literacy rate, high mortality rate, sexual harassment, social injustice, inhuman treatment, inequality, honor killings, unnatural customs & traditions etc.

Poor health is a big issue. From day one, they are regarded as less important to their parents because of the preference of boys over girls in all cases like nutrition (Food) and Education.

Even married females prefer their husbands and other family members over themselves in nutritional matters. Insufficient food leads to a poor health and a great cause of high mortality rate during pregnancy. Different countries and organizations are helping Pakistan to cope with these matters. Yet, the mismanagement and poor implementation of policies is a great obstacle in elimination of these problems.

Social injustice, inequality & sexual harassment are other considerable issues. If the matrimonial bond breaks, the party who always suffers is woman. They have no forum to appeal, only a few established by in the recent past.

Unnatural customs and inhuman tradition like Vani, Karo-Kari, Watta-Satta, marriage with Quraan & Honor-Killing are the major obstacles in the prosperity of women in Pakistan. But brave women of Pakistan are endeavoring hard to tackle these problems and progressing gradually.

مردوں کے معاشرہ میں آہستہ آہستہ دنیا کو تبدیل کرنے میں خواتین کے کردار کی اہمیت کو تسلیم کیا جارہا ہے۔ پاکستانی معاشرہ بھی ایسے خوش قسمت معاشروں میں سے ایک ہے۔

پاکستانی خواتین مختلف شعبہ ہائے زندگی میں مردوں کے شانہ بشانہ خدمات سرانجام دے رہی ہیں جن میں تعلیم، صحت، قانون، پولیس، مسلح افواج، سیاست، زراعت اور سماجی شعبہ وغیرہ شامل ہیں۔ مگر وہ متعدد مسائل کی بھی شکار ہیں جیسا کہ صحت کے مسائل، کم شرح خواندگی، زیادہ شرح اموات، جنسی ہراساں، سماجی ناانصافی، غیر انسانی سلوک، عدم مساوات، غیرت کے نام پر قتل، غیر فطری رسومات اور روایات۔

صحت کی خرابی ایک بڑا مسئلہ ہے۔ روزِ اول سے والدین ہر معاملے میں چاہے وہ خوراک ہو یا تعلیم بیٹوں کو بیٹیوں پر ترجیح دیتے ہیں۔

حتیٰ کہ شادی شدہ عورتیں کھانے پینے کے معاملات میں اپنے شوہروں اور دوسرے اہل خانہ کو اپنے اوپر ترجیح دیتی ہیں۔ غذا کی کمی کے باعث ان کی صحت خراب رہتی ہے اور دوران حمل زیادہ شرح اموات کی ایک وجہ یہ بھی ہے۔ مختلف دوست ممالک اور تنظیمیں ایسے معاملات میں پاکستان کی مدد کر رہے ہیں لیکن بدانتظامی اور حکمت عملیوں پر درست عمل نہ ہونا ان مسائل کے خاتمہ میں بڑی رکاوٹ ہیں۔

سماجی ناانصاف، عدم مساوات اور جنسی طور پر ہراساں کرنے ایسے معاملات بھی قابل ذکر مسائل ہیں۔ اگر نکاح کا رشتہ ٹوٹتا ہے تو جو فریق ہمیشہ خسارے میں رہتا ہے وہ بحرحال عورت ہی ہوتی ہے۔ ان کے پاس دادرسی کیلئے کوئی زیادہ فورم نہیں ہیں اور وہ بھی سماجی تنظیموں نے ماضی قریب میں قائم کئے ہیں۔

غیر فطری رسم ورواج اور غیر انسانی روایات جیسا کہ ونی، کاروکاری، وٹہ سٹہ، قرآن مجید سے شادی اور غیرت کے نام پر قتل پاکستان میں خواتین کی خوش حالی کی راہ میں بڑی رکاوٹیں ہیں۔ لیکن پاکستانی خواتین ان مشکلات پر قابو پانے کے لئے بھرپور کوششیں کر رہی ہیں اور آہستہ آہستہ ترقی کی راہ پر گامزن ہیں۔

Honorable Mention قابل ذکر مضامین:

Bashir Hussain Azad, Chitral
Dr. Naveed Iqbal Ansari, Karachi
Syed Kamal Bukhari, Azad Kashmir

بشیر حسین آزاد، چترال
ڈاکٹر نوید اقبال انصاری، کراچی
سید کمال بخاری، آزاد کشمیر

WORLD MUSIC DAY

Source: The Official Website of the City of Santa Fe, New Mexico

Completely different from a music festival, the Fête de la Musique is above all a free popular event, open to any participant (amateur or professional musicians) who wants to perform in it. This Music day allows the expression of all styles of music in a cheerful atmosphere. It aims at a large audience, working to popularize musical practice for young and not so young people from all social backgrounds. It gives an opportunity to communicate and share a very special moment through music.

The musicians are asked to perform for free, and all the concerts are free for the public. They play in open-air areas such as streets and parks or in public buildings like museums, train stations, restaurants as long as there is no charge to the public. The Fête de la Musique encourages major music institutions (orchestra, operas, choirs, etc.) to perform outside their usual locations. In this way it offers an opportunity to develop exchange and promote encounters between young musicians and well-known talents as well as the general public.

WHERE IT STARTED

The idea was first broached in 1976 by American musician Joel Cohen, then employed by the national French radio station France Musique. Cohen proposed an all-night music celebration at the moment of the summer solstice. The idea was taken up by French Music and Dance director Maurice Fleuret for Minister of Culture Jack Lang in 1981 and first took place in 1982. For more than 20 years this unique international event, dedicated to all music and musicians, has spread to more than 340 cities in 110 countries worldwide.

Tracy Byrd performs at the Country Music Association Music Festival, June 2008 in Nashville, Tenn.

"FETE DE LA MUSIQUE"

Visitors gather at the Elysee Palace in Paris, Saturday, June 21, 2008, during the annual day-long festival of music. (AP Photo/Jacques Brinon)

پیرس میں شائقین موسیقی الیزے پیلس میں سالانہ میوزک فیسٹیول کے موقع پر ریپبلیکن گارڈ کے آرکسٹرا سے محظوظ ہو رہے ہیں

عالمی یوم موسیقی

عالمی یوم موسیقی، میوزک فیسٹیول سے قطعاً مختلف چیز ہے۔ یہ ایک قسم کی آزادانہ اور عوامی تقریب ہوتی ہے، جس میں کوئی بھی شخص (شوقیہ یا پیشہ ور موسیقار) حصہ لے سکتا ہے۔ عالمی یوم موسیقی ایک خوشگوار ماحول میں میوزک کی تمام اصناف اور طرزوں کے اظہار کا موقع فراہم کرتا ہے۔ اس کا مقصد ایسے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو شریک اور متوجہ کرنا ہے، جو ہر طرح کا پس منظر رکھنے والے نوجوانوں اور زیادہ عمر کے لوگوں میں موسیقی کو مقبول بنانے کے لئے کام کر رہے ہیں۔ یہ موسیقی کے ذریعے دوسروں تک اپنی آواز پہنچانے اور اچھے لمحات میں دوسروں کو شریک کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔

اس تقریب میں گانے والے فنکار کوئی معاوضہ نہیں لیتے اور محفل موسیقی میں داخلہ بھی فری ہوتا ہے۔ فنکار کھلی جگہوں مثلاً سڑکوں، پارکوں، میوزیم، ریلوے اسٹیشنوں، ریستورانوں اور دوسرے پبلک مقامات پر، جہاں کوئی فیس نہیں ہوتی، گانا گاتے ہیں۔ عالمی یوم موسیقی بڑے بڑے میوزک اداروں (آرکیسٹرا، اوپیرا، گرجا گھروں میں گانے والوں وغیرہ) کی حوصلہ افزائی کرتا ہے کہ گانے کی اپنی معمول کی جگہوں سے نکل کر فن کا مظاہرہ کریں۔ اس طرح نئے اور پرانے گلوکاروں اور عام لوگوں کے درمیان رابطہ پیدا ہوتا ہے۔

اس کا آغاز کب ہوا

اس کا خیال سب سے پہلے امریکی موسیقار جوئیل کوہن نے 1976 میں پیش کیا تھا، جو اس وقت نیشنل فرنچ ریڈیو اسٹیشن France Musique میں کام کرتا تھا۔ کوہن نے موسم گرما کے انتہا کے موقع پر تمام رات محفل موسیقی جاری رکھنے کی تجویز پیش کی تھی۔ فرنچ میوزک اور ڈانس ڈائریکٹر Maurice Fleuret نے یہ تجویز 1981 میں وزیر ثقافت جیک لانگ کو پیش کی اور پہلی دفعہ یہ تقریب 1982 میں منعقد ہوئی۔ 20 سال سے زائد عرصے سے یہ منفرد تقریب جاری ہے، جو ہر قسم کی موسیقی اور موسیقاروں کے نام منسوب کی جاتی ہے۔ اب عالمی یوم موسیقی 110 ملکوں کے 340 سے زیادہ شہروں میں منایا جاتا ہے۔

◄ ٹری برڈ نیشویلے، ٹینیسی میں کنٹری میوزک ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام میوزک فیسٹیول میں اپنے فن کا مظاہرہ کر رہے ہیں

The Qawwali Influence

Sufi Muslim mystical singing shapes world music

Nusrat Fateh Ali Khan,
A Pakistani singer, performs in Karachi, Pakistan.

نصرت فتح علی خان کراچی میں اپنے فن کا مظاہرہ کررہے ہیں۔

(AP Photo/Saeed Ahmed)

Source: www.america.gov

The track "The Face of Love" is a different sort of collaboration, featuring the lead singer for the Seattle-based alternative rock band Pearl Jam, Eddie Vedder, and the great Pakistani musician Nusrat Fateh Ali Khan, and produced by Ry Cooder. Khan was a leading performer of qawwali, a genre of mystical singing practiced by Sufi Muslims in Pakistan and India.

Qawwali singing is accompanied by a double-headed drum called the dholak and a portable keyboard instrument called the harmonium, which creates a continuous drone under the singing. In traditional settings the lead singer alternates stanzas of traditional poetic texts with spectacular and elaborate melodic improvisations, in an attempt to spiritually arouse his listeners and move them into emotional proximity with the Divine.

During the 1990s Nusrat Fateh Ali Khan became the first qawwali artist to command a large international following, owing to his performances at the annual WOMAD festivals curated by the rock star Peter Gabriel. Khan began to experiment with nontraditional instruments and to work with musicians outside the qawwali tradition, leading some critics to charge that the music had moved away from its spiritual roots.

"All these albums are experiments," Khan told the interviewer Ken Hunt in 1993. "There are some people who do not understand at all but just like my voice. I add new lyrics and modern instruments to attract the audience. This has been very successful."

قوالی کے اثرات

صوفیانہ کلام پر مبنی گیت
عالمی موسیقی کی صورت گری کرتے ہیں

The Face of Love ایک مختلف طرز کا گانا ہے، جو سیٹل کے راک بینڈ پرل جام کے گلوکار ایڈی ویڈر اور نامور پاکستانی موسیقار نصرت فتح علی خان نے مل کر گایا ہے اور جسے آر روائی کوڈور نے تیار کیا ہے۔ نصرت فتح علی خان قوالی کی گائیگی میں منفرد مقام رکھتے ہیں، جو برصغیر پاک و ہند کی نمایاں صنف گائیگی ہے۔ قوالی میں جو ساز استعمال ہوتے ہیں، ان میں ڈھولک اور ہارمونیم شامل ہے۔ ہارمونیم گانے کی لے برقرار رکھتا ہے۔ قوالوں کے طائفے کا بڑا قوال صوفیانہ اشعار کو خاص انداز میں الاپتا ہے، جس سے سامعین پر وجد کی کیفیت طاری ہوجاتی ہے۔

1990 کے عشرے میں نصرت فتح علی خان پہلے قوال تھے، جن کے مداح دنیا بھر میں موجود تھے، کیونکہ وہ راک گلوکار پیٹر گبریل کی سرپرستی میں سالانہ WOMAD فیسٹیول میں اپنے فن کا مظاہرہ کرتے تھے۔ نصرت نے غیر روایتی سازوں کا بھی استعمال کیا اور ایسے موسیقاروں کے ساتھ کام کیا، جو قوالی کی روایت سے تعلق نہیں رکھتے تھے۔ اسی وجہ سے بعض نقاد کہتے تھے کہ قوالی اب روحانی موسیقی کے درجے سے دور ہوگئی ہے۔ نصرت فتح علی خان نے 1993 میں کین ہنٹ کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے کہا تھا کہ یہ تمام البم تجرباتی ہیں۔ بہت سے لوگ ان چیزوں کو سمجھ تو نہیں سکتے لیکن میری آواز کو پسند کرتے ہیں۔ میں سامعین کو راغب کرنے کے لئے نئے بول اور جدید ساز استعمال کرتا ہوں۔ یہ تجربہ بہت کامیاب رہا ہے۔

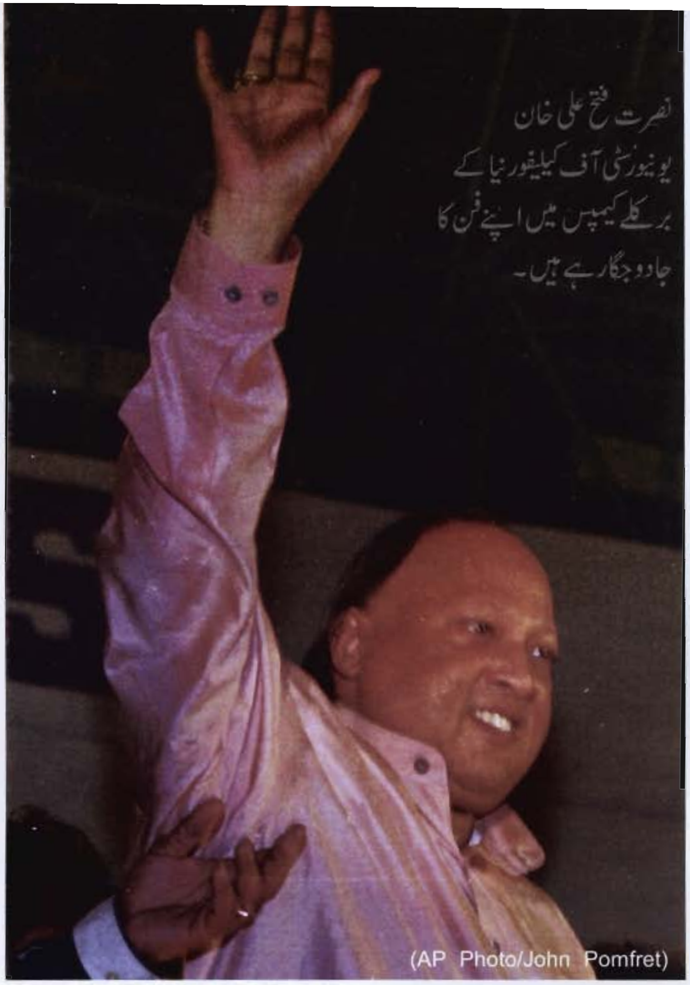

The 1996 film Dead Man Walking – the story of a nun's attempt to redeem the soul of a convicted murderer on the verge of execution – was the first to foreground Khan's contributions. Many reviews of Dead Man Walking stressed the contribution of Khan's voice to the haunting, mystical, and spiritual atmosphere of the film. The song "The Face of Love" is based on a simple melody, sung first by Khan with lyrics in the Urdu language, and then with English lyrics by Pearl Jam's lead singer Eddie Vedder:

Jeena kaisa Pyar bina [What is life without love] –
Is Duniya Mein Aaye ho to [Now that you have come to this world] (2x)
Ek Duje se pyar karo [Love each other, one another]
Look in the eyes of the face of love
Look in her eyes, for there is peace
No, nothing dies within pure light
Only one hour of this pure love
To last a life of 30 years
Only one hour, so calm and dark

This is not an example of music's functioning as a universal language, for most members of the film's American audience neither understood the words that Khan sang nor possessed any knowledge of the centuries-long history of Sufi mystical traditions. Nonetheless, it could be argued that this is a case where the well-meaning effort of artists to reach across cultural and musical boundaries does produce something like an aesthetic communion, a common purpose embodied in musical texture and poetry. Khan's appearance on the soundtrack of Dead Man Walking led to his being signed by the indie label American Recordings, managed by Rick Rubin, formerly the mastermind behind the rappers Run-D.M.C. and the Beastie Boys. The American music industry's market positioning of world music as yet another variant of alternative music is indicated by that label's roster of artists, which included not only Nusrat Fateh Ali Khan but also the "death metal" band Slayer, the rap artist Sir MixA-Lot, and the country music icon Johnny Cash.

1996 کی Dead Man Walking نامی فلم میں جو ایک راہبہ کی کہانی ہے، جو ایک قاتل کی پھانسی کے وقت اس کی روح کی مغفرت کی کوشش کرتی ہے، نصرت فتح علی خان کی موسیقی شامل ہے۔ اس فلم پر ہونے والے تبصروں میں اس بات کا خاص طور پر ذکر کیا جاتا ہے کہ نصرت کی آواز نے فلم کے پُراسرار، صوفیانہ اور روحانی ماحول میں بڑا نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ The Face of Love سادہ سی دھن پر مبنی ہے، جسے پہلے نصرت نے اردو بول کے ساتھ اور پھر پرل جام کے گلوکار ایڈی ویڈر کے ساتھ انگریزی بول کے ساتھ گایا:

جینا کیسا پیار بنا
اس دنیا میں آئے ہو تو
اک دوجے سے پیار کرو
Look in the eyes of the face of love
Look in her eyes,for there is peace
No,nothing dies within pure light
Only one hour of this pure love
To last a life of 30 years
Only one hour,so calm and dark

اسے موسیقی بطور عالمگیر زبان کی مثال تو نہیں کہا جا سکتا، کیونکہ فلم کے اکثر امریکی ناظرین نہ تو نصرت کے گائے ہوئے بول سمجھتے تھے اور نہ انھیں صوفیانہ کلام کی صدیوں پرانی تاریخ کا کوئی علم تھا۔ تاہم یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس کے ذریعے فنکاروں نے ثقافت اور موسیقی کی سرحدوں کو وسیع کرنے کی کوشش کی اور ایسی چیز تخلیق کی، جسے جمالیاتی ہم آہنگی کہا جا سکتا ہے اور جو موسیقی اور شاعری کا مشترکہ مقصد ہے۔

نصرت فتح علی خان نے فلم Dead Man Walking کے گانے کے بعد indie label American Recording کے ساتھ کنٹریکٹ سائن کیا، جس کے منتظم رِک روبن تھے اور جو پہلے rappers کے Run-D.M.C اور Beastie Boys کے لئے کام کر چکے تھے۔ امریکی میوزک انڈسٹری نے میوزک کی عالمی مارکیٹ میں اپنے مقام و مرتبہ کی وجہ سے کئی اور گلوکاروں کو بھی متعارف کرایا، جن میں نصرت فتح علی خان کے علاوہ ''ڈیتھ میٹل'' بینڈ کے Slayer، ریپ آرٹسٹ سَر مکس اے لاٹ اور کنٹری میوزک کے تابندہ ستارے جانی کیش جیسے نام شامل ہیں۔

گیت نگار
کریم سلامہ:
ان کے گیتوں میں
مذہبی عقیدے اور لوک موسیقی
کا امتزاج ملتا ہے

جنوب مغربی امریکہ کریم سلامہ کا گھر ہے، جہاں لوک موسیقی روزمرہ زندگی کا بڑا حصہ ہے۔ کریم سلامہ کے لئے گھر کا مطلب ہے ایک راسخ العقیدہ مسلم گھرانے میں پرورش پانا اور کلاسیکی عرب لٹریچر اور شاعری کا مطالعہ کرنا۔

سلامہ نے، جن کی عمر اب 30 سال ہے، جب گیت لکھنا اور اپنے گیت گانا شروع کئے تو یہ بالکل قدرتی بات تھی کہ اس کے کلام میں اس کا مسلم عقیدہ، پُرکشش آواز اور ایک منفرد جنوبی لہجہ نظر آیا۔۔۔خواہ اسے دوسرے لوگ چونکا دینے والا امتزاج ہی سمجھیں۔

Songwriter Kareem Salama Combines Muslim Faith and Country Music

Everyone finds his mix of country music and Islam remarkable except him

Source: www.america.gov
Writer: Howard Cincotta

For Kareem Salama, home is the American Southwest, where country music provides much of the soundtrack to daily life. But home also meant growing up in a devout Muslim household and studying the rich textures of classical Arabic literature and poetry.

So when Salama, 30, started writing and singing his own songs, it was quite natural that he would combine a sensibility rooted in his Muslim faith with a compelling voice and a distinctive Southern accent — even if others find the combination startling.

OKLAHOMA AND MUSIC

Salama's parents are Egyptians who moved to Oklahoma, where they raised him along with two brothers and a sister. As a child,